سوال

وراثت

جواب

وراثت کی تقسیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قربان علی کی وفات ۲۰۰۳ میں ہوئی، انہوں نے ۸۰ گز کے ۲ پلاٹ بطور ورثہ چھوڑے جس کی مجموعی مالیت ٦۰ لاکھ روپے بنتی ہے ان کے ورثاء میں ان کی اہلیہ ٤ بیٹے اور ۳ بیٹیاں شامل ہیں. بیٹیاں شادی شدہ ہیں وفات کے کچھ عرصہ بعد ٤ بیٹوں نے دونوں پلاٹ اس طرح آپس میں تقسیم کیے کہ فی بھائی کے حصہ میں ٤۰ گز جگہ آئی جبکہ بیٹیوں کو کچھ نہ ملا بیٹیاں اس بات پر راضی ہیں کہ انہیں ان کا حصہ بطور وراثت نقدی کی صورت میں دے دیا جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے والد کے حصہ میں جو ٤۰ گز پلاٹ آیا ہے اس میں ان کی تینوں بہنوں اور انکی والدہ کا واجب الادا حصہ کیا ہوگا؟ والد صاحب اپنی زندگی میں ہی ادائیگی کرنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں الحمد اللہ ۳ لاکھ مجموعی طور پر تینوں بہنوں کو ادا کر چکے ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں تاکہ بقیہ رقم کی صحیح ادائیگی کی جاسکے۔ جبکہ باقی ۱۲۰ گز پلاٹ جوکہ دوسرے تین بھائیوں کی ملکیت یا قبضہ میں ہے اس میں بھی ۳ بہنوں اور کا انکی والدہ کا حصہ بنتا ہے جوکہ ان بھائیوں پر واجب الادا ہوگا، آپ ہمیں ٤۰ گز کے حساب سے بتا دیں۔۔؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! بیٹوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے شریعت کے مطابق وراثت تقسیم کریں اور بہنوں اور ماں کو بھی حصہ دیں۔ صورت مسئولہ میں کل جائداد (2 پلاٹ بقول آپ کے مالیتی 60 لاکھ) میں سے ماں کا چھٹا حصہ (10 لاکھ) ہے، جبکہ بقیہ ترکہ (50 لاکھ) بیٹوں اور بیٹیوں میں للذکر مثل حظ الانثیین کے اصول پر تقسیم ہوگا۔ یعنی بیٹے کو بیٹی کی نسبت سے ڈبل ملے گا۔ اس اعتبار سے یہ کل ورثاء گیارہ بن جاتے ہیں۔ آٹھ بیٹے اور تین بیٹیاں۔ لہذا ہر بیٹی کو 454545 روپے اور ہر بیٹے کو اس کا ڈبل 909090 ملے گا۔ اب آپ کے باپ کے حصے میں بھی یہی 909090 روپے آئے ہیں۔ اور ان بہنوں اور ماں کو جو حصہ نہیں ملا ہے، وہ حصہ چاروں بھائیوں کے پاس موجود ہے۔ ہر بھائی کے پاس ماں کے اڑھائی اڑھائی لاکھ ہیں، جبکہ بہنوں کے 340908 روپے واجب الادا ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ ان روثاء کی رقم انہیں واپس کر دیں۔ یعنی ہر بھائی اڑھائی لاکھ روپے ماں کو اور 340908 روپے بہنوں کو ادا کرے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث